الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے کافروں، یہودیوں، عیسائیوں وغیرہ کے ساتھ کاروبار جائز قرار دیا ہے، بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہودیوں سے کاروبار اور لین دین کا معاملہ کیا ہے۔ ہاں ان سے دوستی رکھنا اور محبت کرنا منع ہے۔

(سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار کھانا خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھوادی۔ ( صحيح البخاري، الرهن: 2509، صحیح مسلم، المساقاة: 1603.

(اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی زمین اور باغات یہودیوں کو 50٪ پر کاشتکاری کے لیے دے دیے تھے۔ (مسلم، المساقاة: 1551.

(سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کے ہاں مزدوری کی۔ (التعلیقات الرضیة: جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 442.

لیکن اگر یہودی، عیسائی اور کافر وغیرہ مسلمانوں کے ساتھ تجارت کرکے حاصل ہونے والی آمدنی مسلمانوں کے خلاف استعمال کریں، اس آمدنی سے مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے کے لیے جنگی سازوسامان خریدیں یا کسی اور ذرائع سے مسلمانوں کو نقصان پہنچائیں تو اس صورت میں ان کے ساتھ تجارت منع ہوگی۔

اسی طرح اگر تمام مسلمان یا مسلمانوں کی اکثریت اتحاد کرکے اسرائیلی کمپنیوں کے ساتھ تجارت ختم کرنے کا عزم کرتی ہے اور عملی طور پر بھی تجارت ختم کردیتے ہیں تاکہ یہودیوں کی معیشت کمزور ہو تو اس صورت میں بھی آپ کو چاہیے کہ یہودیوں کے ساتھ ہر لین دین ختم کردیں جس سے ان کی معیشت مضبوط ہوتی ہو اور اس عمل پر آپ کو ان شاء اللہ اجر وثواب بھی ملے گا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(. ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ . (التوبة: 120

یہ اس لیے کہ وہ، اللہ کے راستے میں انہیں نہ کوئی پیاس پہنچتی ہے اور نہ کوئی تکان اور نہ کوئی بھوک اور نہ کسی ایسی جگہ پر قدم رکھتے ہیں جو کافروں کو غصہ دلائے اور نہ کسی دشمن سے کوئی کامیابی حاصل کرتے ہیں، مگر اس کے بدلے ان کے لیے ایک نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے۔ یقیناً اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

مندرجہ بالا آیت سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمان دشمن کی کوئی زمین یا شہر فتح کریں، یا انہیں قتل یا قید کریں، یا مال غنیمت حاصل کریں، یا انہیں کوئی نقصان پہنچائیں، غرض ان سے حاصل ہونے والی ہر کامیابی اور ہر نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے اور اس کا اجر انہیں ضرور ملے گا، کیونکہ ان کے یہ تمام اعمال اللہ کی خاطر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری میں ہیں اور اسی کا نام احسان اور نیکی ہے اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔

**واللہ أعلم بالصواب.**